تیسری علت: سلمہ بن الفضل الابرش ہے۔ بخاری نے اس کے متعلق فرمایا: اس کی احادیث میں بعض مناکیر ہیں، نسائی نے کہا: یہ ضعیف ہے، ابو حاتم نے کہا: اس سے حجت نہ لی جائے۔ ابن المدینی نے فرمایا: ہم الرے علاقہ سے نہ نکلے حتیٰ کہ ہم نے سلمہ کی روایات پھینک دیں۔

چوتھی علت: ابن اسحاق مدلس ہیں۔

دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۲ص ۱۹۲، ج ۳ص ۵۳۰) تقریب التہذیب (ص ۴۶۷) طبقات المدلسین (ص ۷۹) اور سیوطی کی اسماء المدلسین (ص ۱۵۲)

ایک اور سند: بیہقی نے دلائل النبوۃ (ج ۵ص ۱۸۲) میں "أحمد بن عبدالجبار قال: حدثنا عن ابن إسحاق قال: حدثنا عبدالله بن أبي بكر بن حزم و غيره قالوا" کی سند سے یہ روایت نقل کی ہے۔

جرح: یہ سند انتہائی کمزور ہے اس میں دو علتیں ہیں:

پہلی علت: احمد بن عبدالجبار بن العُطاردی ہے (بعض) محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دوسری علت: ارسال ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (ج ۱ص ۳۷۸) تقریب التہذیب (ص ۸۱) میزان الاعتدال (ج ۱ص ۱۱۲)

اور بیہقی نے دلائل النبوۃ (ج ۵ص ۱۷۹) میں عروہ بن الزبیر اور موسیٰ بن عقبہ سے مرسلاً نقل کیا ہے اور اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ میری طرف سے اس کی زبان کو کاٹ ڈالو۔ زبان کاٹنے سے رسول اللہ ﷺ کی یہ مراد تھی کہ مال مویشی کے عطیہ کے ذریعے سے اس کی زبان روک دو اور محمد بن اسحاق نے السیرۃ (ج ۴ص ۱۰۲) میں اسے بلا سند ذکر کیا ہے اور ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ (ج ۴ص ۳۵۹) میں عروہ و موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہوئے زہری سے مرسلاً بیان کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان کاٹ ڈالو۔ اس قصہ کی اصل صحیح مسلم (ج ۲ص ۷۳۷) میں ہے اُس میں زبان کاٹ ڈالنے کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ اضافی الفاظ منکر ہیں۔

ایک شاہد: اس روایت کا ایک شاہد ہے عطاء بن ابی رباح کی مرسل روایت سے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ "اس دوران میں کہ رسول اللہ ﷺ طواف فرما رہے تھے فتح مکہ کے دن ابن الزبعریٰ کا ان سے سامنا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میری طرف سے اس کی زبان کو کاٹ دو....

یہ روایت ابن ابی الدنیا نے الإشراف فی منازل الأشراف (ص ۲۴۲) میں "**علي بن الجعد قال: أخبرنا ابن كرب القرشي عن صدقة بن يسار عن عطاء**" کی سند سے بیان کی ہے۔

اور بیہقی نے السنن الکبریٰ (ج ۱۰ص ۲۴۱) میں "**سفيان عن عمرو بن دينار عن عكرمة**" کی سند سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

بیہقی نے فرمایا: یہ منقطع روایت ہے محمد بن مسلم نے عمرو سے موصولاً بھی اسے روایت کیا جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہے لیکن یہ روایت محفوظ نہیں۔

اڑتالیسواں (۴۸) قصہ: سیدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا کا غزوۂ احد میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کلیجہ چبانے کا قصہ:

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا کہ ہند بنتِ عتبہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھ شریک خواتین رسول اللہ ﷺ کے شہداء ساتھیوں کا مثلہ کرنے لگیں، وہ ان کے کان اور ناک کاٹ رہی تھیں یہاں تک کہ ہند رضی اللہ عنہا جو اپنے ہار، پازیب اور بالیاں وغیرہ وحشی کو دے چکی تھیں ان شہداء کے کٹے ہوئے کانوں اور ناکوں کے ہار اور پازیب بنائے ہوئی تھیں اور انھوں نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چیرا اور اسے چبانے لگیں لیکن اسے بآسانی حلق میں اتار نہ سکیں تو تھوک دیا۔ پھر ایک اونچی چٹان پر چڑھ گئیں اور بلند آواز سے چیختے ہوئے کہا:

ہم نے تمھیں یومِ بدر کا بدلہ دے دیا   جنگ کے بعد جنگ جنون والی ہوتی ہے۔

عتبہ کے معاملے میں مجھ میں صبر کی سکت نہ تھی　اور نہ ہی اپنے بھائی اور اس کے چچا ابو بکر پر
میں نے اپنی جان کو شفا دی اور انتقام کو پورا کیا　وحشی تو نے میرے غصہ کی آگ بجھا دی
پس وحشی کا مجھ پر عمر بھر احسان رہے گا　یہاں تک کہ قبر میں میری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں

تخریج: ابن اسحاق نے اسے السیرۃ (ج ۳ ص ۳۶) میں روایت کیا۔
اس کی سند ضعیف ہے مرسل ہے (انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے)
یہ قصہ ابن کثیر نے البدایۃ والنہایۃ (ج ۴ ص ۳۷) میں نقل کیا پھر فرمایا: موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ وحشی نکال کر ہند رضی اللہ عنہا کے پاس لائے تھے انھوں نے اس کو چبایا پر نگل نہ سکیں۔

انچاسواں (۴۹) قصہ: حماد بن سلمہ کا قصہ اہلِ بدعت کے ساتھ:

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا:
حماد بن سلمہ پہلے اس قسم کی روایات نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک بار آپ عبادان کی طرف نکلے پس جب واپس آئے تو انھیں روایت کرنے لگے، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ شیطان نے دریا سے نکل کر ان پر یہ روایات القاء کر دی ہیں۔ (یہ باطل روایت ہے۔)

تخریج: ابن عدی نے الکامل (ج ۲ ص ۶۷۶) میں "ابن حماد: ثنا أبو عبدالله محمد بن شجاع بن الثلجي" کی سند سے یہ روایت بیان کی ہے۔

جرح: اس کی سند ساقط ہے اس میں محمد بن شجاع الثلجی البغدادی راوی ہے اور یہ کذاب ہے۔
ابن عدی نے فرمایا: ابو عبداللہ ابن الثلجی کذاب ہے۔ احادیث گھڑتا تھا اور ان کفر یہ روایات کو اہلِ حدیث کی کتابوں میں ٹھونسنے کی کوشش کرتا اور یہ روایت بھی اس کی گھڑی ہوئی روایات میں سے ہے۔ زکریا الساجی نے فرمایا: محمد بن شجاع کذاب ہے۔ حدیث کے ابطال و رائے کی نصرت کے لئے اس نے یہ حیلہ کیا۔ (محدثین سے متعلق جھوٹی باتیں اور ان سے جھوٹی روایات گھڑ دیں)

دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۳ ص ۵۷۸)
ذہبی نے فرمایا: یہ ابن الثلجی حماد اور ان جیسے دیگر محدثین کے متعلق سچا نہیں ہے۔ اس نے بہتان لگایا ہے، ہم اللہ سے سلامتی کے طلبگار ہیں۔
الشیخ المعلمی نے التنکیل (ج ۱ ص ۲۵۲) میں اس (موضوع) حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔
اور حماد بن سلمہ... سلف صالحین میں سے ایک بڑے بزرگ تھے، ان کے متعلق امام اہلِ سنت امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جب آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ حماد بن سلمہ پر طعن کر رہا ہے تو آپ اس کے اسلام میں شک کریں اس لئے کہ حماد اہل بدعت پر بڑے ہی سخت تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۴۵۰)

[تنبیہ: یہ قول امام احمد سے باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔]
جب حماد بن سلمہ اس مقام پر تھے تو اہل بدعت نے ان کے خلاف ایسی باتیں گھڑیں تاکہ لوگوں کو ان سے دور کر دیں ایک خاص وجہ سے وہ یہ کہ وہ خاص طور پر صفاتِ الٰہی سے متعلق احادیث (یاد رکھتے اور) روایت کرتے تھے۔

حافظ ابن حبان نے کتاب الثقات (ج ۶ ص ۲۱۷) میں فرمایا کہ ان کے عرصۂ حیات میں کوئی ان کی مذمت نہ کرتا سوائے قدری اور جہمی بدعتیوں کے، کیونکہ وہ ان صحیح احادیث کو بیان فرماتے تھے جن کا معتزلہ (اپنی بدعات کے خلاف ہونے کی وجہ سے) انکار کرتے تھے۔

پچاسواں (۵۰) قصہ: غزوۂ بدر میں سواد بن غزیہ الانصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ:

ابن اسحاق نے کہا: ہم سے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ''رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن صفوں کو درست فرمایا، آپ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا جس کے ذریعے سے آپ قوم (کی صفوں) کو برابر فرما رہے تھے، آپ بنی عدی بن النجار کے حلیف سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیر سے ان کے پیٹ میں چوکا مارا اور فرمایا: اے سواد!

سیدھے کھڑے ہوجایئے۔

انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے قصاص دیجئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا بطن مبارک ظاہر فرمادیا اور فرمایا: قصاص لے لو۔ غزیہ آپ سے لپٹ گئے اور آپ کے بطن مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

کس چیز نے تجھ سے ایسا کروایا اے سواد؟ تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو کچھ (جنگی صورت حال) پیش آئی ہے آپ دیکھ رہے ہیں اور میں شہید ہونے سے محفوظ نہیں تو میں نے یہ پسند کیا کہ میری جلد آپ کی مبارک جلد کو چھولے، تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ (یہ ضعیف روایت ہے۔)

تخریج: ابن الاثیر نے اسد الغابۃ (ج۲ص۴۷۴) میں "یونس بن بکیر عن ابن إسحاق" کی سند سے یہ قصہ بیان کیا۔

جرح: اس کی سند ضعیف ہے۔ اس سند میں کچھ مجہول راوی ہیں اور وہ حبان کی قوم کے کچھ بوڑھے ہیں۔ "أشیاخ من قومه"

اس سند سے ابن اسحاق نے السیرۃ (ج۱ص ۶۲۶۔ سیرۃ ابن ہشام) میں بیان کیا اور حافظ ابن حجر نے الاصابۃ (ج۴ص۲۹۳) میں اس کا ایک مرسل شاہد جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔۔۔ پھر یہی روایت بیان کی۔ ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ (ج۳ص۵۱۶) میں "إسماعیل بن إبراهیم عن أیوب عن الحسن" کی سند سے اسے مرسلاً بیان کیا ہے۔ ابن سعد نے کہا: اسی طرح اسماعیل نے کہا۔

شیخ فوزی کہتے ہیں: مرسل روایت ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔